مودودیت

اپنی کتابوں کے آئینے میں

از

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی سیدھاری۔ اعظم گڈھ

مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی

قیمت چار آنے - ۴ر

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ الخ

یوپی میں اعظم گڑھ علمی مذہبی اور سیاسی اعتبار سے اپنا ایک خاص مقام رکھتا ہے یہاں علماء حق کی ایک جماعت ہر دور میں موجود رہی اور اسی کا یہ اثر تھا کہ یہاں کے عام مسلمان پکے دیندار اور صحیح الخیال تھے چنانچہ جب بھی کوئی بدعت دین کے مزاج اور روح اسلام کے خلاف پیدا ہوئی اس کو آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔ بدقسمتی سے علم اور مذہب کے نام پر ایک فرقہ اور گروہ جو اپنے کو "جماعت اسلامی" کے نام سے موسوم کرتا ہے چند دنوں سے پیدا ہو گیا ہے اور افسوس کہ اس کے دام تزویر میں بعض پڑھے لکھے جن کا دینی شعور کمزور اور اکثر اسکول اور کالجوں کے وہ نوجوان جن کے پاس دین کا علم محض برائے بیت تھا پھنس گئے اور جو کچھ جماعت اسلامی مودودی کی طرف سے پہونچا اسی کو عین دین اور کمال اسلام سمجھ کر قبول کر لیا۔

جماعت اسلامی نے صرف ضلع اعظم گڑھ کے اندر نہیں بلکہ دوسرے اضلاع میں بھی اپنا کاروبار پھیلا رکھا ہے بدیں وجہ علماء حق کو اس جماعت کے لٹریچر کے دیکھنے اور ان کے کاموں کے جائزہ کا خیال ہوا۔ چونکہ یہ جماعت مشنریوں کے اصول پر کام کرنے کی عادی اور ساتھ ہی یورپ کی سیاسی جماعتوں کے طریق کار پر گامزن ہے اس لئے علم اور مذہب کو آلہ کار بنا کر غیر اسلامی ذہنیت کو اپنے لٹریچر کے ذریعہ اس طرح لوگوں کے اندر پہونچانا اور ایک خاص مزاج تیار کرنا شروع کر دیا کہ جس کو عام مولوی اور پڑھے لکھے بالکل محسوس نہیں کر سکے آخر کار علماء نے پوری نیک نیتی سے جماعت کے لٹریچر کو پڑھ کر متفقہ فیصلہ صادر فرمایا۔

"مودودی صاحب کی جماعت اور جماعت اسلامی کے لٹریچر سے عام لوگوں پر جو اثرات

مرتب ہوئے ہیں کہ ائمہ ہداۃ کے اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام کے لئے مہلک اور گمراہی کا باعث ہے اور دین سے صحیح وابستگی قائم رکھنے کے لئے صحابہ کرام اور اسلاف عظام سے جو تعلق رہنا چاہیئے اس میں کمی آجاتی ہے، نیز مودودی صاحب کی بہت سی تحقیقات جو غلط ہیں لوگ ان سے متاثر ہو کر مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر ان امور سے ایک جدید فقہ بلکہ دین ہی ایک محدث اور ایک نئے رنگ کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور جو یقیناً مسلمانوں کے دین کے لئے مضر ہے اس لئے ہم ان امور پر مشتمل تحریک کو غلط اور مسلمانوں کے لئے مضر سمجھتے ہیں اور اس سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں" (مورخہ ۴ر اگست ۱۹۵۱ء)

دستخط حضرات شرکائے اجتماع۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ مولانا عبداللطیف مہتمم مظاہرہ علوم۔ مولانا احمد سعید۔ مولانا سعید احمد مفتی مظاہر علوم۔ مولانا محمد اعزاز علی شیخ الادب دیوبند مولانا سید فخر الحسن، استاد دارالعلوم دیوبند۔ مولانا محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء۔ مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی وغیرہم۔

دین اور دانشمندی کا تقاضہ تھا کہ جب ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے آئے دن نت نئے مظالم کرنے اور ستانے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانا بنایا جاتا ہے تو ایسی صورت میں مسلمانوں کے اندر سے جتنے بھی اختلافات بڑھ رہے ہیں اور جتنی جماعتیں قائم ہو کر تفریق بین المسلمین کی مجرم ہو رہی ہیں ان کو ختم کر دیا جاتا۔ اور اسی پرانے دین اور مذہب پر سب کو لگایا جاتا جس پر آج سے چودہ سو سال قبل سے لوگ قائم ہیں اور سب مسلمان ہیں اور محمد رسول اللہ صلعم کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کے امتی ہیں۔ لیکن کیا جماعت اسلامی نے ایسا کیا اور اگر وہ ایسا کرتی تو کیا خدا کے دربار میں مجرم ہوتی؟ برعکس اس کے اس خطرناک گروہ نے یہ کہا کہ اپنے کو اصلی مسلمان اور دوسروں کو نسلی مسلمان کے دو الگ الگ ٹائیٹل دیکر مسلمانوں کے اندر اختلاف اور شقاق، لڑائی اور جھگڑا، جس کو قرآنی زبان میں کفر کہا گیا ہے برپا کر دیا

اور پھر بھی اپنے کو سب سے پکا اصلی مسلمان اور سواد امت کو نسلی مسلمان کہہ کر اپنے ساتھ بہت سے مسلمانوں کے لئے ایک نئی قبر تیار کردی اور مسلمان ہے کہ "کل جدید لذیذ" کے تحت اسی چودھویں صدی کے لیڈر کے نئے اور انوکھے کارناموں اور نئے مذہب کا پرستار بن رہا ہے اندر بالکل تبدیل ہوتا جارہا ہے اور پھر بھی اس تمسخر انگیز تناسخ کی صورت میں اپنے کو دور اول کے مسلمانوں کی صف میں عقائد کی خرابی کے باوجود داخل رہنے پر اصرار ہے ابھی چند ہی ماہ کی بات ہے کہ مدرسہ بیت العلوم سرائے میر کے جلسے کے سلسلہ میں علماء کرام نے جماعت اسلامی مودودی کے عقائد اور خیالات فاسدہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے جماعت اسلامی کے دستور دفعہ ۶ کی عبارت ذیل کو مسلک اہل سنت والجماعت کے خلاف پاکر متنبہ کیا اور فرمایا کہ اس عبارت سے صحابہ کرام کے معیار حق ہونے کی سلب کلی ہوتی ہے جو فرق باطلہ کا مذہب ہے نہ کہ علماء حق کا عبارت دستور جماعت یہ ہے۔

"رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے، کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے کسی کی ذہنی غلامی میں مبتلا نہ ہو ہر ایک کو خدا کے بنائے ہوئے اس معیار کامل پر جانچے اور پرکھے اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس کو اسی درجہ میں رکھے"

علمائے کرام کے ارشادات کا ردعمل یہ ہوا کہ انہیں کے خلاف محاذ تیار کیا جانے لگا اور نصف درجن مولویوں اور بے ضرورت مفتیوں کی طرف رجوع کیا گیا۔ حالانکہ قضا اور افتاء کا منصب جن کو ہے وہ اہل دیانت پر مخفی نہیں البتہ ماتم اس کا ہے جو مسائل دینیہ میں اعلی بصیرت ورسوخ، تفقہ اور اجتہاد کی قابلیت کے ساتھ تقوی اور خشیت نہ رکھتا ہو اور مسئلہ کے ماله وما علیہ پر اس کی نظر نہ ہو اس کو فتوی دینا سزاوار نہیں اس لئے یہ ہمارا نہ تو منصب ہے کہ فتوی دیں اور نہ یہ ہمارے لئے جائز ہے کہ ایسوں کی طرف رجوع کریں بلکہ درس اور افتاء کے جو مراکز ہیں ان کے فیصلہ کا احترام کریں جیسا کہ سلف سے ہوتا آیا

Scanned by CamScanner

ہے اور ہر فن میں فن دانوں کی ہی رائے حجت ہوتی رہی ہے اگر خدا نخواستہ ہم نے ان ستونوں کو گرا دیا تو پھر عمارت دین قائم نہیں رہ سکتی اور یہ ہی چیز مودودی دین کہی جائے گی اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو اس فتنۂ تفریق بین المسلمین سے بچائے۔ جس کے گناہ اور معصیت ہونے میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ واقعات شاہد ہیں کہ نصف درجن مفتی صاحبان کے فتوی کا تو کوئی اثر نہیں ہوا۔ البتہ جلسہ بیت العلوم میں علمائے کرام کے ارشادات کا اثر یہ دیکھنے میں ضرور آیا کہ ایک نئے روپ میں چوبیس صفحہ کی ایک تحریر شائع کردہ مکتبۂ جماعت اسلامی باقی منزل محلہ بدرقہ اعظم گڈھ سے بعنوان جماعت اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینہ میں نظر سے گذری جس کو پڑھکر خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی خوشی تو اس لئے ہوئی کہ چند باتوں کا اعتراف کر لیا گیا کہ ہم تو پہلے سے اس کے قائل ہیں چنانچہ کچھ حوالجات بھی درج ہیں اور بعض جگہ بلا حوالہ کے برات کی گئی ہے جو صاف اس بات کا ثبوت ہے کہ اعتراف ہے مگر ذرا اقامت فی الدین کے داعی اور حکومت الہیہ کے مدعی کا بھی تو مقام ہے اس کو بھی محفوظ رکھنا ہے آہستہ آہستہ انشاء اللہ توبہ کر لیں گے دفعۃً سا کھ جاتی رہے گی۔ خیر یہ بھی غنیمت ہے افسوس اس لئے ہوا کہ اعتراف حق کیساتھ اگر اظہار حق بھی برملا ہوتا تو سلف صالحین کی سنت قائم رہجاتی۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا بلکہ ہوا یہ کہ جماعت اسلامی مودودی کے جدید و قدیم لٹریچر کی بعض عبارتیں درج کرکے دنیا کو ایک مرتبہ پھر مزید فریب اور غلط فہمی میں مبتلا کر دیا گیا اس لئے ہم نے ضروری سمجھا کہ ان تمام مخفی تلبیسات کو واضح کر دیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم سبھوں کو اپنی مرضیات آنحضرت صلعم کے سنن و ارشادات اور صحابہ کرام جو معیار حق یعنی دین کی کسوٹی ہیں۔ ان کے آثار پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

تنبیہ

جماعت اسلامی مودودی کو پوری طرح سمجھنے کے لئے اور اس کے بارے میں

حق اور باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو سامنے رکھنا ضروری ہے۔ وہ باتیں یہ ہیں۔ (۱) سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی زندگی کے مدوجزر اور قیام دار المصنفین اعظم گڈھ حیدر آباد دکن، پٹھان کوٹ، الجمعیتہ کی ایڈیٹری اور پاکستان کی بود باش کو جو شخص بھی مدنظر رکھے گا وہ آسانی سے اس نتیجہ پر پہنچکر رہیگا کہ موصوف میں بتدریج ہر طرح کی تبدیلی ہوتی رہی ہے اور آج بھی یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آئندہ آپ اور آپ کی جماعت کیا کریگی؟ (۲) جماعت اسلامی مودودی کے لٹریچر کے اندر سخت قسم کا تضاد ہے اور یہ لٹریچر اتنا زیادہ پھیلا ہوا ہے کہ جب تک کافی مطالعہ نہ ہوگا اس کا زہر معلوم نہ ہوگا اور یہ جماعت آسانی سے لوگوں کو فریب میں بتلا کردیگی مثلاً "جماعت اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینہ" میں ابھی اپنی برات اس طرح کی ہے کہ "علماء کو مطعون کرنا ہرگز ہمارا شیوہ نہیں"۔ اور چالاکی یہ کی ہے کہ بلا حوالہ چھوڑ دیا گیا ہے حالانکہ کارکنان تحریک اسلامی کے لئے اہم ہدایتیں شائع کردہ رام پور کے اندر یہی موجود ہے "وہ ٹکسالی تقوی اور احسان کیا چیز ہے جس کی تربیت ہمارے ہاں فن دینداری کے ماہرین دیا کرتے ہیں" اس سے قبل کی چند سطریں بھی سامنے رکھی جائے لکھا گیا ہے "جہاں تک اسلام زیر سایہ کفر کی کسی نہ کسی جزوی خدمت ہی کو بڑی سے بڑی چیز سمجھا جاتا رہا ہے" یہ طعن نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا علماء کے فضائل اور مناقب بیان ہو رہے ہیں؟ اسی کا نتیجہ ہے کہ جماعت اسلامی مودودی اپنی بدزبانی اور اختلاف بیانی کے تپ دق میں بتلا ہوگئی ہے اور گمنامی کے گڈھے میں پہونچ چکی ہے اور اب اس کا زور ختم ہو رہا ہے۔ (۳) سید ابوالاعلیٰ صاحب کی کتابوں اور ان کے لٹریچروں میں الجہاد فی الاسلام دار المصنفین اور الجمعیتہ کے قیام کی تصنیف ہے اور اسی طرح رسالہ دینیات حیدر آباد کے زمانہ کی تالیف ہے جو حیدر آباد کے علماء اہل سنت والجماعت کی نگرانی میں جن کے اسماء گرامی کے اندر مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی مدظلہ بھی داخل ہیں شائع ہوا ہے چنانچہ اول ایڈیشن میں اس کا ذکر ہے اور پھر بعد والے اڈیشنوں میں سے اس چیز

کو خارج کر دیا گیا ہے۔ آج جب علماء کرام کی طرف سے مواخذہ ہوا تو اسی کتاب کے اکثر حوالجات پیش کئے جا رہے ہیں کہ ہم پر جو الزام ہے وہ صحیح نہیں بلکہ ہمارا یہ خیال ہے اور یہ عقیدہ ہے اور ہم نے اس کو اپنی فلاں کتاب میں لکھ دیا ہے وغیرہ وغیرہ ۔ لہٰذا ان کتابوں سے برأت صحیح نہیں۔

(۴) چونکہ جماعت اسلامی مودودی کا علم اور اس کی عقل دونوں کم ہیں اس لئے اس کے لٹریچر کے اندر حد درجہ تضاد انتشار اور حیلہ تحریریں ایک نو آموز طالب علم اور غیر مبصر اڈیٹر کی بکواس سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں ہیں۔ تحقیق کا تو ذکر ہی کیا پورا مجموعہ اختلاف بیان سے بھرا ہوا ہے۔ حتی کہ عقائد و ایمانیات تک میں یہ جراثیم موجود ہیں اور گمراہی قدم قدم پر نمایاں ہے جہاں کہیں گرفت ہوئی دوسری جگہ کی عبارت لاکر دیکھا دیگئی یا درج کر دی گئی اور بیچارے عوام کو الٹے علماء کرام سے بدظن بنا دیا گیا کہ دیکھو ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے، حالانکہ ہم تو یہ عقیدہ اور خیال رکھتے ہیں۔ غریب مسلمان حد درجہ پریشان ہو کر نہ جانے کیا کچھ کہنا سننا شروع کر دیتا ہے اور پھر سو بار علماء کرام پر واہی کلمات بول کر سب سے بدظن ہو جاتا ہے اور یہ مشاط جماعت اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ جہاں کہیں متضاد خیالات اور عقائد قلمبند ہو چکے ہیں ان میں سے حق صرف ایک ہی ہوگا دوسرے کے بارے میں یہ ضرور کہا جائے گا کہ یہ غلط اور گمراہ کن بات ہے اس سے جماعت کو توبہ کرنا چاہیئے اور اپنی کتابوں اور لٹریچر سے ان کو نکال دینا چاہیئے۔

(۵) جماعت اسلامی مودودی ہند کا جماعت اسلامی مودودی پاکستان سے کوئی علاقہ ہے یا نہیں؟ اس کی صفائی جماعت اسلامی ہند نے دیکر اپنے کام کو فائدہ پہونچایا یا نقصان ہم کو اس بحث میں پڑنا نہیں ہے زمانہ خود فیصلہ کر دیگا البتہ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ جماعت حد درجہ بزدل اور زمانہ ساز جماعت ہے ایک طرف صاف انکار اور پھر دوسری طرف چند ہی سطر پر یہ اقرار کہ "بنیادی طور سے اقامت دین اور اعلاء کلمۃ الحق ان کا مقصد بھی اور ہمارا بھی۔" (ملاحظہ ہو جماعت اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینہ میں)

Scanned by CamScanner

ناظرین خود انصاف فرمائیں کہ جب مقصد واحد ہے تو پھر اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہند اور پاکستان کے فرق کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا دین کا کام اور اسلام کی تبلیغ کسی جغرافیائی حدود کی محتاج ہے بلکہ ہر ملک ملک ماست کہ ملک خدائے ماست" ہی مومن کا مطمح نظر رہا ہے اور رہنا چاہیئے۔ افسوس انبیاء کے مقام سے بولنے کی مدعی جماعت اس درجہ ڈرپوک، حب الدنیا اور کراہیتہ الموت کی شکار ہو جائے اور سفید جھوٹ بول کر بھی لوگوں کی منظور نظر ہو سخت تعجب کی بات ہے۔ کیا یہ بھی کسی کو معلوم نہیں کہ سید ابو الاعلی صاحب کے قدیم وجدید لٹریچر کی خرید و فروخت طباعت و اشاعت اور پاکستانی ہدایات تک وغیرہ کو جماعت اسلامی ہند برابر پھیلاتی رہتی ہے! اور کیا دونوں جگہ کی جماعتوں کا نظریہ، طریق فکر اور طریق کار ایک نہیں ہے اور کیا دستور جماعت اسلامی ہند کے اندر یہ نہیں لکھا گیا ہے" لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک مضبوط، جمے ہوئے اور زمین پر چھائے ہوئے دین (نظام اطاعت غیر اللہ) کو ہٹانا اور اس کے بجائے دوسرے دین (نظام اطاعت الٰہی) کو قائم کرنا (صفحہ ۹،۱۰) کیا اس عالمگیر تصور اور نظام غیر اللہ کو دور کرنے کی ہند اور پاکستان کی جماعت اسلامی مدعی نہیں ہے۔ پھر اشتراک سے ڈر ہی کیوں ہے؟ جماعت اسلامی ہند کے دستور میں تو یہاں تک کہ مومن کو اقامت فی الدین وغیرہ) کیلئے مجبوراً جنگ کرنی پڑتی ہے تاکہ دین کے قیام میں جو چیز سد راہ ہو اسے راستہ سے ہٹا دے (صفحہ ۱۵) کیا یہ نظریہ، اصول اور عقیدہ ، ہند اور پاکستانی جماعت کا نہیں ہے؟ لہذا لوگوں کو اس دھوکہ میں نہ آنا چاہیئے یہ تو سیاسی چالیں ہیں جو اقامت دین اور حکومت الٰہیہ کا خواب دیکھنے والوں کا نصب العین نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ کیا جماعت اسلامی کے لیڈر ابو الاعلی صاحب کی روح ہند اور پاکستان کے امیروں اور ان کے طریق کار کے اندر جاری وساری نہیں ہے؟ اور کیا: "کارکنان تحریک اسلامی کے لئے اہم ہدایتوں" کے عنوان سے پاکستان میں

Scanned by CamScanner

ابوالاعلیٰ صاحب نے جو پیغام دیا تھا اسکو جماعت اسلامی رامپور نے چھاپ کر ہندوستان کے اندر نشر نہیں کیا وہاں جو آواز نکل آتی ہے کیا وہ جماعت اسلامی ہند کا لٹریچر نہیں بنجاتی اس اہم ہدایات کے صفحہ ۲۸ پر کیا یہ انوکھا بلکہ احمقانہ انکشاف نہیں کیا گیا ہے کہ "جماعت اسلامی کا اثر قبول کرنے کے بعد ابتدائی مرحلے میں انسان کے اندر تقویٰ اور احسان کی جو حقیقی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے وہ عمر بھر تزکیہ نفس کی تربیت پانے بلکہ تربیت دینے والوں میں بھی نظر نہیں آتی" سمجھا اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟ مطلب یہ ہے کہ ہم نشینان رسول صلعم تو سالہا سال تربیت پانے کے بعد بھی جماعت اسلامی کے لٹریچر کے اندر تقویٰ اور احسان کی حقیقی کیفیت اور روح سے معاذاللہ خالی ہوں لیکن اس عہد کے ... کی جماعت میں داخل ہونے ہی کیسا حقیقی تقویٰ اور احسان کی روح حلول کر جائے اگر یہ غایت درجہ کی بد دماغی اور گمراہی نہیں تو ہے پھر کیا قرآن پڑھ کہتا ہے (فلا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی) یہی علم اور یہی عقل لیکر یہ جماعت اٹھی ہے اقامت دین کرنے جسکو ذرہ برابر بھی شعور نہیں کہ باادب آدمی کو کیسے رہنا چاہیئے اور کیسے بولنا چاہیئے معروضات بالا کو ذہن نشین کرتے ہوئے جماعت اسلامی ہند و پاکستان کے لٹریچر کو دین کے آئینہ میں ملاحظہ فرمایا جائے کیونکہ معیار حق انحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کرام ہیں "ما انا علیہ واصحابی" اس پر نص صریح ہے ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اب ان عبارتوں کو نقل کرتے ہیں جو جماعت کے لٹریچر کے اندر موجود ہیں اور جنکی بنا پر علما حق نے فتوی دیا ہے کہ یہ جماعت گمراہ کن ہے اور اسکا لٹریچر گمراہی کا داعی ہے مسلمانوں کو اس سے دور رہنا اور دین کو محفوظ رکھنا ہے وہ عبارتیں یہ ہیں۔

حضرات انبیاء علیہم السلام } حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ اور عجلت الیک رب لترضی کی توضیح کے بارے میں لکھا گیا ہے } میں اس جلیل المرتبت پیغمبر کے متعلق لکھا گیا ہے کہ "ان کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کے استحکام کئے بغیر مارچ کرتا ہوا بڑھا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے" (ترجمان القرآن جلد ۲۹ عدد ۴ صفحہ ۵)

ایک جلیل القدر نبی کیلئے یہ الفاظ کس افتاد طبع اور کس مزاج و مذاق کی تراوش ہیں؟

تمام پیغمبروں کے سردار رحمۃ العالمین محمد رسول اللہ صلعم کی کامیابی کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

Scanned by CamScanner

"اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب میں بہترین انسانی مواد مل گیا تھا جس کے اندر کیریکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت ضعیف الارادہ اور ناقابل اعتماد لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے۔"
تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں صفحہ ۱۷۔

حضور صلعم کی کامیابی کے ہر موڑ پر در اصل جو چیز سبب تھی وہ تائید الٰہی تھی نہ کہ عالم اسباب کے ظاہری اسباب اور وسائل یہ تو صریح نصوص قرآنی کے خلاف اور سخت قسم کی گمراہانہ بات ہے جو بددین یورپ کا سرمایہ تحقیق اور غایت درجہ حق تو ہو سکتا ہے مگر اقامت دین کے داعی مبلغ اور مناد کا تو یہ ملحدانہ شیوہ نہیں ہونا چاہیئے قرآن جماعت اسلامی کے اس لٹریچر کی پرزور تردید کرتا ہے غزوہ بدر میں ہے

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون۔
(آل عمران)

اور تمہاری مدد کر چکا ہے اللہ بدر کی لڑائی میں اور تم بالکل بے حقیقت تھے سو اللہ سے ڈرو کہ شاید تم احسان مانو سورہ انفال میں ارشاد ہے۔

"جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو قبول فرمائی تمہاری دعا کہ میں تم کو مدد دوں گا ہزار فرشتوں لگاتار آنے والوں سے اور یہ تو صرف اللہ نے خوشخبری دی اور تاکہ مطمئن ہو جاویں اس کی وجہ سے تمہارے دل اور مدد تو اللہ ہی کی طرف سے ہے۔" قرآن باواز بلند مدعی ہے کہ دین الٰہی کے لئے اجتماع اور ائتلاف کی جو صالح اور حقیقی زندگی تھی وہ قرآن کی زبان میں یہی سورہ انفال میں ہے "اگر تو خرچ کر ڈالتا جو کچھ زمین میں ہے سارا نہ الفت ڈال سکتا ان کے دلوں میں لیکن اللہ نے الفت ڈال دی ان میں بیشک وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔" میرے نادان دوستو! ۔ کیا تم کو قرآن کی آیات اور صحیح احادیث نبوی کے اندر کہیں نظر نہیں آتا ہے کہ آنحضرت صلعم اور جملہ حضرات انبیاء علیہم السلام

Scanned by CamScanner

کی کامیابی کا راز اللہ تعالیٰ کی غیر مرئی طاقت کر رہی تھی؟ اور کیا اللہ تعالیٰ کے فضل اور آنحضرت صلعم کی فیض صحبت نے حضرت ابوبکر کو صدیق اور حضرت عمرؓ کو فاروق کے خطابات سے سرفراز نہیں فرمایا تھا؟ آخر کس نے ابوبکر کو صدیق اور حضرت عمرؓ کو فاروق بنایا تھا گیا؟

جماعت اسلامی کے لٹریچر سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ پیغمبر اسلام خود ان وسائل وا سباب ظاہری کا محتاج تھا۔ اگر بہترین انسانی مواد نہ ملتا تو پھر پیغمبر پیغمبر ہی نہ رہجاتا اور نہ اس کے مشن کو کامیابی ہوتی

ترجمہ یہ ہے: "بڑی سخت بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے نرا جھوٹ بکتے ہیں" جماعت اسلامی کے مذکور بالا لٹریچر کے ساتھ رسالہ ترجمان القرآن صفحہ ۳۲۷ ۳۵/۳۶ میں بطور قاعدہ کلیہ لکھا گیا ہے۔

"اگر کسی شخص کے احترام کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس پر کسی پہلو سے کوئی تنقید نہ کیجائے تو ہم اس کو احترام نہیں سمجھتے بلکہ بت پرستی سمجھتے ہیں اور اس بت پرستی کو مٹانا منجملہ ان مقاصد کے ایک اہم مقصد ہے جس کو جماعت اسلامی پیش نظر رکھنی ہے"

کیا اس عبارت اور اس کے الفاظ میں وہ عموم نہیں ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام وغیرہم کو شامل ہو؟ کوئی بھی مستثنیٰ نہیں ہے اور کسی کو بھی تنقید سے بالاتر سمجھنا کیا شرک اور بت پرستی ہے۔؟

ان کم مائگان علم اور تہی دستان عقل سے کون پوچھے کہ کیا حضرات انبیاء علیہم السلام بالخصوص محمد عربی صلعم پر کسی اعتبار سے تنقید کرنا اس پر قرآن مجید کی کوئی آیت یا احادیث صحیحہ نہ سہی ضعیف سے ضعیف حدیث اور آثار منقطعہ موجود ہے؟ اور کیا کسی مسلمان کو یہ حق پہونچتا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم پر تنقید کرے؟ انبیاء کو تو چھوڑ دو کیونکہ ان پر تنقید کرنے والا مرتد ہی ہو سکتا ہے مسلمان نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی اجازت دیجا سکتی ہے۔ بلکہ حضرات صحابہ پر بھی تنقید جائز نہیں ہے چنانچہ کتب اصول متفق ہیں کہ صحابہ کو چھوڑ کر

تابعین سے جرح تنقید شروع کی جائے ملاحظہ ہو۔ شروط الائمۃ الخمسہ حازمیؒ صفحہ ۳۲
تفصیل آگے آتی ہے۔ گمراہی کی انتہا ہو گئی کہ حضرات انبیاء اور صحابہ وغیرہم کے احترام کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کو تنقید اور جرح سے بالاتر سمجھنا جماعت کے لٹریچر میں شرک اور بت پرستی ہے کیسی جاہلانہ بات ہے کیا ان لوگوں کو تعظیم، احترام اور عبادت میں فرق کرنے کی صلاحیت ہی مفقود ہے حالانکہ غیر اللہ تک کی تعظیم اور احترام کلیتہً ممنوع نہیں ہے۔ البتہ غیر اللہ کی عبادت شرک جلی ہے جس کی اجازت ایک لمحہ کے لئے کبھی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے تفصیل کے لئے حجۃ اللہ البالغہ دیکھی جائے۔ کیا جماعت کے لٹریچر سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی ہے کہ اگر کوئی شخص پیغمبروں پر اور صحابہ پر نصوص قرآنی اور احادیث نبوی کی روشنی میں احتراماً اور تعظیماً کسی قسم کی تنقید کو روا نہ رکھے تو وہ مشرک اور بت پرست ہو جاتا ہے جماعت کے لٹریچر سے یہ ہی نکلتا ہے

ناظرین خود انصاف فرمائیں ـــ اور ہرگز اس فریب میں نہ آئیں کہ دیکھو ہمارا یہ عقیدہ ہے اور حوالہ دیا جائے۔ رسالہ دینیات اور پہلے کی دوسری تحریروں کا ـ تضاد اور اختلاف بیانی ہی کے اندر اس جماعت کا راز چھپا ہوا ہے۔ واقعات شاہد ہیں کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی سمجھتا جا رہا ہے کہ ضرور دال میں کالا ہے کہ کہیں کچھ لکھا جاتا ہے اور کہیں اس کے خلاف موجود ہے آخر اس کا منشا کیا ہے یا تو یہ جماعت اپنے علم اور اپنی عقل کی کمی کی بنا پر ایسا کرتی ہے یا پھر کچھ کرنا چاہتی ہے جس کے لئے یہ طریقہ قصداً اختیار کیا گیا ہے۔

جماعت اسلامی کے لٹریچر میں حضرات صحابہ پر طعن اور بدگوئی۔

مطلع دین کا بیشاع اولین اور اسلام کا عنصر اول حضرات صحابہ کرام ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توثیق و تعدیل، زندگی ہی میں بشارت جنت اور سب سے بڑھکر اپنی رضا و خوشنودی سے سرفراز فرمایا اور رہتی دنیا تک کے لئے یہ ضابطہ بنا دیا کہ جو مہاجرین اور انصار کی

لانے میں سب سے مقدم ہیں اور (بقیہ اُمت میں) جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اللہ سے راضی ہوئے"۔ (سورۂ توبہ) دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے "ان حاجتمند مہاجرین کا بالخصوص حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے جدا کر دیئے گئے اور اس ہجرت سے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کے طالب ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے دین کی مدد کرتے ہیں یہ ہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں"۔ (سورۂ حشر)

تیسری جگہ عام امت سے ان کو ممتاز کر دیا گیا ہے "اور اللہ نے محبت ڈالدی تمہارے دل میں ایمان کی اور اچھا دیکھایا اس کو تمہارے دلوں میں اور نفرت ڈالدی تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی وہ لوگ وہی ہیں نیک راہ پر (حجرات) چوتھی جگہ صحابہ کرام کے شرف وجد، فضیلت اور عظمت کی انتہا کر دی ہے۔ ارشاد ہے "جو لوگ آپ کے ہاتھ پر (مریکی) بیعت کر رہے ہیں وہ آپ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے"۔ (سورۂ فتح)

پانچویں جگہ جملہ صحابہ کی حیات طیبہ کا نقشہ ان الفاظ میں قرآن مجید، توریت، اور انجیل کے اندر کھینچا گیا ہے "محمد صلعم اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کی صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں لے مخاطب آپ ان کو دیکھیں گے کہ کبھی رکوع کرتے ہیں کبھی سجدہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں ان کی عبادت وسجدہ کے آثار ان کے چہروں میں نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف توریت وانجیل میں مذکور ہیں (سورۂ فتح) برابر نہیں تم میں جس نے کہ خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور لڑائی کی ان لوگوں کا بڑا درجہ ہے ان سے جو کہ خرچ کریں اس کے بعد اور لڑائی کریں اور سب سے وعدہ کیا ہے اللہ نے خوبی کا۔ (حدید)

کہاں تک ان ہم نشینان نبوی اور حواریین پیغمبر عربی کے اوصاف بیان کئے جائیں

Scanned by CamScanner

اور پھر اللہ تعالیٰ کی تعدیل اور توثیق کے بعد ضرورت ہی کیا باقی رہجاتی ہے تاہم مشتے نمونہ از خروارے غلامان نبوی کی ثنا و صف کچھ خود آقا کی زبان سے بھی سن لینا ایمان والوں کے لئے تسکین قلب اور تزکیہ باطن کا باعث ہوگا۔ شہادت نبوی ہے

(۱) حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلعم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ میں تمہارے درمیان کتنے دن رہوں پس میرے بعد ان لوگوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہیں اور اشارہ فرمایا۔ آپ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر کی جانب۔" (ترمذی)

(۲) ایک عورت خدمت نبوی میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی معاملہ میں گفتگو فرمائی آپ نے کسی کام کے کرنے کا حکم دیا اس عورت نے کہا کہ اگر میں آپ کو نہ پاؤں تو کیا کروں آپ نے فرمایا اگر مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آؤ" (ترمذی)

(۳) اللہ تعالیٰ حق کو حضرت عمر کی زبان اور آپ کے قلب پر جاری فرما دیا ہے (ترمذی)

(۴) اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے۔" (ترمذی)

(۵) حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جب بیعت رضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمان بن عفان کو رسول اللہ صلعم نے اہل مکہ کے پاس بھیجا تھا پس لوگوں نے بیعت کی۔ جب حضرت عثمان کی باری آئی رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں ہیں، چنانچہ آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا (گویا آپ کا ایک ہاتھ حضرت عثمان کا ہاتھ تھا) اور رسول اللہ کا ہاتھ حضرت عثمان کے لئے کہیں بہتر تھا بہ نسبت لوگوں کے ان کے اپنے ہاتھوں سے (ترمذی)

(۶) لوگوں نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں آپ نے فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں پھر میرے بعد تم اس کی نافرمانی کرو تو تم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ خدیفہ جو کچھ تم سے بیان کریں تو تم لوگ اس کی

Scanned by CamScanner

تصدیق کرنا اور عبد اللہ بن مسعود جو کچھ احکام الٰہی بتائیں اس کو پڑھنا یعنی تسلیم کرنا۔ (ترمذی) (۷) تم میرے صحابہ کو برا نہ کہو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ کہ اگر کوئی تم میں کا پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ صحابہ کے ایک مُد یعنی ۱۱ چھٹانک کے برابر نہ پہونچے ثواب کو۔ (بخاری و مسلم)

ناظرین مذکورہ بالا نصوص قطعیہ اور آثار نبویہ سے یہ بات پوری طرح ثابت ہے کہ حضرات صحابہ کرام نہ صرف معیار حق یعنی دین کی کسوٹی ہیں بلکہ آنحضرت صلعم کی نبوت کے جہاں اور بہت سے دلائل ہیں ان میں صحابہ کرام کی ذات ہمارے سامنے سب سے رفیع اعلیٰ دلیل نبوت بنکر آجاتی ہے۔ انہیں بزرگوں کی کوششوں سے دنیا بدل گئی۔ اور نہاں خانۂ ظلمت سراپا نور ہو گیا۔ آفتاب رسالت کے ان پر دانوں کے لئے دامن رحمت میں غروب ہونے والے آفتاب نبوت نے مسلمانوں کے لئے یہ پیغام چھوڑا (اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم) میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتدا کر لو گے (اور جس کو بھی معیار حق بنا لو گے) ہدایت پا جاؤ گے جملہ حضرات صحابہ کرام کی جامعیت اور یک رنگی کی نظیر پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔ قرآن پڑھئے تو نظر آتا ہے کہ اگر صحابہ کرام نہ ہوتے تو اسلام محض ایک تخیل سے زیادہ نہ ہوتا اور ایک بے تعبیر خواب کہا جاتا ذرا بھی صحابہ کرام کے متعلق بدگوئی اور سوء ظن رکھنا قصر نبوت و رسالت کو مسمار کرنا ہے اوپر جو دلائل قرآن و حدیث ذکر کئے گئے ہیں ان سے بادنیٰ تامل یہ نتیجہ نکل آتا ہے۔ (۱) کہ حضرات صحابہ کرام قطعاً معاصی سے محفوظ اور گناہوں سے دور تھے۔

(۲) یہ محفوظیت خواہ عصمت کی وجہ سے ہو یا ثبوت رضا رخداوندی کی بناء پر یا خلود فی الجنۃ کی بشارت سے ہو یقینی طور پر صحابہ کے بارے میں موجود ہے جو کسی اور کے لئے نہیں ہے۔

(۳) ثبوت اجتباء اور کفالت خداوندی کہ اسباب معاصی سے محفوظ رکھا یہ کامل طور پر صحابہ کرام ہی پر صادق آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

(۴) جملہ صحابہ سچے تھے، فلاح پانیوالے تھے، ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی جنت کی خوشخبری اور رضا باری کی خوشنودی کا وعدہ ہے۔

(۵) خدانے صرف اپنے فضل و کرم پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صاحب معذور مسلمانوں کو اللہ کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی خطاؤں سے درگذر کرنے کی نہ صرف ہدایت فرمائی بلکہ موجب مغفرت قرار دیا۔

(۶) ایمان کی پختگی کا دارومدار ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ پر ہے جو صحابہ کا طغرائے امتیاز رہا ہے۔

(۷) صحابہ کرام ہی نیک راہ پر ہیں اور اللہ تعالے کا فضل و کرم قدم قدم پر ان کے ساتھ ہے قرآن کریم کے بعد آپ کا ذات اقدس کا حکم ہے جو معصوم بھی ہے، معیار حق بھی ہے اور جو کہتا ہے وحی الہی سے کہتا ہے کہ۔

(۱) تم سے حذیفہؓ جو کچھ بیان کریں بلا چون وچرا مان لو (۲) جو کچھ عبداللہ بن مسعودؓ تم کو قرآنی بتائیں بلا تردد تسلیم کرلو۔ (۳) میں ہر اس چیز سے راضی ہوں جس کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود کی رضا ہو (۴) تم لوگ عبداللہ ابن مسعود کی رضا ہو (۴) تم لوگ عبداللہ ابن مسعود کے فرمودات کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ (۵) میرے بعد ابوبکر و عمر کی پیروی کرو (۶) خلفائے راشدین کے طریقہ کو مضبوطی سے تھام لو (۷) میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ (۸) بیعت الرضوان میں آنحضرت صلعم نے اپنے دست مبارک کو حضرت عثمان کا ہاتھ قرار دیا (۹) حضرت ابوبکر و عمر علاوہ انبیاء کے جنت میں تمام اولین و آخرین کے سردار ہیں (۱۰) کسی کو جائز نہیں کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے اقامت کرے۔

مذکورۂ بالا ارشادات نبوی صلعم کے صاف معنی یہ ہیں کہ صحابہ کو تم اپنے لئے معیار حق یعنی دین کی کسوٹی بلا چون وچرا بنالو اور اس پر عمل کرو اس کے ساتھ دستور جماعت کی دفعہ (۶) کی کسی قسم کی کوئی قید نہیں ہے کہ خدا کے بنائے ہوئے اس معیار کامل پر جانچنا اور

پرکھنا اور جو اس معیار کے لحاظ سے جس درجہ میں ہو اس درجہ میں رکھنا دوسری طرف دستور جماعت کی دفعہ ۶ یہ کہتی ہے کہ "رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے۔

اس دستور کی دفعہ ۶ کے متن کی شرح بھی جماعت اسلامی مودودی کے لٹریچر میں یہ ہے۔

(۱) انسان کے ذاتی جذبات قومی اور خاندانی جذبات سے کہیں زیادہ عزیمت شکن اور بے پناہ ہوتے ہیں۔ جب غیرت اور حمیت کا طوفان جوش مارتا ہے تو بڑے سے بڑے ارباب عزم و متانت کے پاؤں بھی اس کی رو میں اکھڑ جاتے ہیں۔ نفس کا یہ سب سے کامیاب اور خطرناک وار ہے جسے رد کرنے کے لئے نبوت کا استقلال چاہیئے اسلام کی بلند نظری اور حق پسندی یہاں اپنے انتہائی کمال پر پہونچ جاتی ہے اگرچہ غیرت انسانیت کا بہترین جوہر ہے لیکن اسلام اسے بھی آزاد نہیں چھوڑتا اسے بھی اپنا تابع بناتا ہے اسے اعتدال کے حدود سے باہر نہیں جانے دیتا اور انسان کو حکم دیتا ہے کہ وہ کبھی نفس کے رجحانات سے مغلوب نہ ہو۔ جو کچھ کرے اور جو کچھ کہے نفسانیت اور جذبات سے عاری ہو کر محض خدا کے لئے اس کی رضا جوئی کے لئے اور اس نظام عدل کی برقراری کے لئے۔ اسلام کا یہ نازک ترین مطالبہ ہے اور یہ اتنا نازک ہے کہ ایک مرتبہ صدیق اکبر جیسا بے نفس متورع اور سراپا للہیت انسان بھی اس کو پورا کرنے سے چوک گیا۔ واقعہ افک ایسا شدید سانحہ تھا جس سے بڑھکر انسان کے لئے جانگسل اور روح فرسا ابتلاء ممکن ہی نہیں ..... چنانچہ آپ نے یعنی صدیق اکبر نے قسم کھائی کہ آئندہ اس شخص یعنی مسطح ابن اثاثہ جوان کی کفالت میں تھے کی کفالت نہ کروں گا۔ مگر اسلام ایک سچے انسان کو جس مقام فضل و احسان پر دیکھنا چاہتا ہے یہ مقام غیظ و انتقام اس سے فروتر تھا فوراً تنبیہ ہوئی۔ کہ ولا یاتل اولوا الفضل منکم۔ غور کرو مسطح نے کیسا شنیع جرم کیا تھا اپنے محسن اور سرپرست کے کلیجہ پر کیسا سخت تیر مارا تھا اور اس کی پاداش میں اس پیکر

جبر و تحمل نے کتنا خفیف اقدام کیا تھا؟ مگر اسلام کی روح اس خفیف ترین بیگانے جذبہ سے بھی کسطرح مضطرب ہو جاتی ہے اس کا معیار فضیلت اتنی سی غیر اسلامی حمیت کو بھی برداشت نہیں کرتا۔" ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ماہ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ صفحہ ۳۰

(۲) لیکن دنیا تو ہر بلندی کے آگے سر ٹیک دینے کی خوگر تھی اور ہر بزرگ انسان کو مقام بشر سے کچھ نہ کچھ برتر ہی سمجھتی آرہی تھی چنانچہ اس تخیل کا اثر مٹتے مٹتے بھی کبھی کبھی نمایاں ہو جاتا تھا۔ غالباً یہ ہی شخصی عظمت کا تخیل تھا جس نے رحلت مصطفوی کے وقت اضطراری طور پر حضرت عمر تک کو تھوڑی دیر کے لئے مغلوب کر لیا تھا لیکن ان تمام تصریحات کے باوجود اس جگر گداز خبر کو سنکر کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی حضرت عمر جیسا اعلیٰ تربیت یافتہ مسلمان بھی وفور جذبات میں توازن کھو دیتا ہے تھوڑی دیر کے لئے بھول جاتا ہے کہ قضاء الہی کے سامنے بالا و پست سب ایک ہیں اور حیران ہو ہو کر سوچتا ہے کہ اتنی بڑی ہستی کس طرح اس معمولی انداز سے گذر جا سکتی ہے پیغمبرانہ شخصیت کی بزرگی کا جو سکہ نفس میں مرتسم تھا اس کی بناء پر وہ آپ کی وفات کا یقین کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔

(ترجمان القرآن جلد ۱۲ عدد ۴ ۱۳۵۷ھ صفحہ ۸۷)

(۳) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد کے متعلق لکھا ہے کہ جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی کے اندر گھس آنے کا راستہ مل گیا (تجدید و احیاء دین صفحہ ۲۳)

(۴) خلافت راشدہ کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور شروع ہوتا ہے لکھا گیا ہے کہ آخر کار خلافت علی منہاج النبوۃ کا دور ختم ہو گیا اور اس طرح حکومت کی اساس اسلام کے بجائے پھر جاہلیت پر قائم ہو گئی صفحہ ۲۳ حوالہ مذکور۔

(۵) تفہیمات میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے متعلق گوہر افشانی کی گئی ہے " انہوں نے اگر اپنے محبوب آقا میں جسکی غیر معمولی شخصیت سے وہ بیحد مرعوب بھی تھے اس فخر کے قابل چیز کا ادعا کیا تو یہ بالکل ایک امر فطری ہے (صفحہ ۳۲۷)

(۶) حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا گیا ہے اسلام کی عاقلانہ ذہنیت کسی خفیف سے خفیف غیر اسلامی جذبہ کی شرکت بھی گوارا نہیں کرسکتی اور اس معاملہ میں اس قدر نفس کے میلانات سے متنفر ہے کہ حضرت خالد جیسے صاحب فہم انسان کو بھی اس کے حدود کی تمیز مشکل ہو گئی۔ (ترجمان القرآن ۵۷ھ صفحہ ۲۹ جلد ۱۲)

(۷) لبسا اوقات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی بشری کمزوریوں کا غلبہ ہو جاتا تھا اور وہ ایک دوسرے پر چوٹیں کر جاتے تھے۔" (تفہیمات صفحہ ۳۲۰)

(۸) "اس تصور (اسلام کا نظریۂ جنگ) کی خالص اخلاقیت اور بے لوث عقلیت اتنی بلند تھی کہ اس کی رفعتوں تک پہونچنے میں ان لوگوں کو بھی ابتداءً بڑی دشواری پیش آئی جو نفسیانیت اور جاہلیت کو یکسر خیر باد کہہ چکے تھے برسوں کی تعلیم و تربیت کے بعد رسول اللہ صلعم ان کو میدان جنگ میں لائے اور باوجودیکہ ان کی ذہنیت میں انقلاب عظیم رونما ہو چکا تھا مگر پھر بھی اسلام کی ابتدائی لڑائیوں میں صحابہ کرام جہاد فی سبیل اللہ کی اصلی اسپرٹ کو سمجھنے میں بار بار غلطیاں کر جاتے تھے (ترجمان القرآن ۵۷ھ صفحہ ۲۹۲)

(۹) لیکن یہ انقلابی تصور حکومت اسقدر عقلی اور جذبات نفس سے اس قدر بلند تھا کہ آنحضور صلعم کے دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد اسلام کے ان زبردست علمبر داروں نے بھی جو جاہلیت کے ایک ایک نشان کو پاؤں تلے روند چکے تھے۔ اس کو پوری طرح سمجھنے سے اپنے آپ کو عاجز پایا۔ ثقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا مسئلہ پیش ہوتا ہے مہاجرین اور انصار میں جاہلیت کشمکش شروع ہو جاتی ہے ایک گروہ اس خیال میں ہے کہ یہ سلطنت رسول اللہ صلعم نے اپنی قوت بازو سے قائم کی ہے لہذا آپ کے قرابتداروں کے سوا وراثت اور جانشینی کا حق کسی کو نہیں پہونچتا۔ دوسرا گروہ گردن موڑ کر عرب کے میدانوں اور صحراؤں کو دیکھتا ہے تو قریب قریب ہر جگہ اسے

اپنے ہی نونہالوں اور جگر گوشوں کا مزار نظر آتا ہے ہر سمت۔ اسے اپنے ہی خون کی لالی دیکھائی پڑتی ہے۔ اس وقت وہ اسلامی تصور صلاحیت و استحقاق سے بیگانہ ہو کر اپنی قربانیوں کا معاوضہ چاہتا ہے... آخر کار رفع نزاع کی خاطر انصار بول اٹھتے ہیں کہ۔ منا امیر ومنکم امیر۔ یعنی ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک تم سے ہو اندازہ کروایئں قرآنی تصور خلافت کی بلندی کا ایسے ارباب بصیرت اور اخلاق پسند انسانوں کی فہم بھی تھوڑی دیر کے لئے وہاں تک پہونچنے سے قاصر رہجاتی ہے۔ (ترجمان حوالہ مذکور)

(۱۰) تفہیمات میں حضرت عائشہؓ حضرت حسنؓ حضرت علیؓ کا نام لیکر ان پر یہ جھوٹا الزام رکھا ہے کہ یہ تینوں بزرگ دوسرے صحابہ پر چوٹ کرتے تھے اور ان کو جھوٹا کہتے تھے۔

ناظرین کرام۔ اوپر ہم نے جو قرآنی شہادت اور احادیث سے صحابہ کی عظمت کا ثبوت پیش کردیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے اور پھر اس کے بعد نمبروار دس مثالیں صحابہ کرام کے بارے میں جماعت اسلامی مودودی کے لٹریچر سے بلا تبصرہ نکال کر رکھدیا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے اب آپ قلب کی طہارت اور ایمانداری کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کے لٹریچر میں حضرات انبیاء کرام اور صحابہ رسول کے بارے میں جو قصیدہ نعتیہ مدحیہ موجود ہے کیا یہ کسی صحیح الدماغ انسان کا کارنامہ کہا جاسکتا ہے اور کیا ہم نشینان رسول پر جرح و تنقید کسی سچے مسلمان کا شیوہ ہو سکتا ہے۔ آخر اس بدتمیزی کی ضرورت ہی کیا تھی۔ کیا قرآن کے بیان حصول رضوان اور جنت کی بشارت اور کفر، فسق اور عصیاں سے بمراحل دور جماعت کے بارے میں بیسیوں قصے اور احادیث احادسے استثنا درست ہے؟ کیا قصر نبوت کی جو اینٹیں ہیں اور رسالت کی دلیل ہیں ان کو مجروح کرنا وہی حیثیت رکھتا ہے جو مادشما آئے دن کا مشغلہ بیدگا ان کے طور پر کرتے رہتے ہیں جو گمراہ فرقوں کا مذہب ہے؟ بفرض محال مان بھی لیا جائے

کہ صحابہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے تھے تو کیا اس کے یہ معنی ہوئے کہ ہم کو بھی یہ حق حاصل ہو گیا وہ اگر خدانخواستہ کرتے تھے تو وہ برابری کے تھے اور صحابی۔ صحابی پر اگر تنقید کرے تو چنداں لائق گرفت نہیں مگر دوسروں کو یہ حق دینا گناہ ہے معصیت ہے اور کفر کے مرادف ہے۔

(۳) میں حضرت عثمان کے عہد کے متعلق جو بدزبانی کی گئی ہے وہ ظاہر ہے کہ حضرات صحابہ کرام اور تابعین کے سوا کسی اور کے بارے میں نہیں ہے ان کے متعلق یہ خیال نعوذباللہ جاہلیت کا شکار ہو گئے تھے سخت قسم کی ظالمانہ حرکت بے باکی اور گستاخی ہے اسی طرح ۴ میں حضرت امیر معاویہ جن کے بارے آنحضرت صلعم کی یہ دعائیں مقبول ہیں کہ اے اللہ معاویہ کو ہدایت کرنیوالا اور ہدایت پانیوالا بنا اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت بھی ہو (ترمذی) اس جلیل القدر صحابی اور کاتب وحی نبوی کے بارے میں بدزبانی اسی ذوق تنقید کا نتیجہ ہے جو اخبار کے غیر محتاط ایڈیٹروں کا وطیرہ ہے۔ درانحالیکہ حضرت امیر معاویہ کی خلافت کو حضرت شاہ ولی جائز خلافت لکھتے ہیں (ازالۃ صفحہ ۶) اور حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں الغبار الذی دخل انف فرس معاویہ خیر من اویس القرنی و عمر المروانی۔

۵ میں خادم رسول اللہ صلعم کے متعلق جو لکھا گیا ہے کہ حضرات صحابہ حضور صلعم کی غیر معمولی شخصیت سے مرعوب ہو کر غیر واقعی امر کا ادعا کرتے تھے یا حضور کے متعلق ان کے تاثرات واقعیت کی بنا پر تھے یہ صحابہ کی دیانت پر رکیک حملہ نہیں ہے کیا جماعت اسلامی کے لٹریچر سے حضرت ابوبکر کی اور ان کی غیر اسلامی حمیت فاروق اعظم کا دماغی توازن برقرار نہ رہنا — حضرت خالد رض کی خامی اور صحابہ کی کوتاہ بینی، خود غرضی ثابت نہیں ہو رہی ہے، سیدنا حضرت عمر فاروق رض کا مختصر نقشہ دیکھنا ہے تو اس شعر کو پڑھے ؎

سخن زند ز حدیث نبی زبان عمر
مگر بیاں محمد بود بیان عمر

ان یاران رسول اور فیروز بختان علم، درسگاہ نبوی کے فضلاء اور بلاکشان

اسلام کو سمجھنا ہے تو شیخ الاسلام حضرت علامہ ابن تیمیہ نور اللہ ضریحہ کے تاثرات اور آپ کے آزاد فتوی کو سامنے رکھا جائے۔ تاکہ اس ساتویں صدی کے مجدد اور اس صدی کے مجاہد اور شیخ الاسلام مدظلہ العالی کا فیصلہ ہم نشینان بارگاہ نبوی حضرات صحابہ کے بارے میں اس کی اہمیت کا اندازہ ہو کہ ذرا گستاخی کرنے والوں کے حق میں کیا رہا ہے اور آج کیسا ہونا چاہیئے۔ حافظ ابن تیمیہؒ الصارم المسلول میں فصل فی حکم سب اصحابہ صلعم و سب اہل بیتہ کے ماتحت ایک قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نبی صلعم کے بعد خیر امت حضرت ابوبکرؓ ہیں اور ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ اور عمرؓ کے بعد حضرت عثمان اور عثمان کے بعد حضرت علی اور یہ ہی خلفاء راشدین ہیں۔

ثم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ھؤلاء الاربعۃ خیر الناس لا یجوز لاحد ان یذکر شیئا من مساویہم ولا یطعن علی احد منہم ولا نقص فمن فعل ذلک فقد وجب تادیبہ وعقوبتہ لیس لہ ان یعفو عنہ بل یعاقبہ ویستتیبہ فان تاب قبل منہ وان ثبت اعاد علیہ العقوبۃ وجلدہ فی الحبس حتی یموت او یرجع صفحہ ۵۷۳

پھر ان چاروں کے بعد خیر الناس بقیہ تمام صحابہ ہیں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ ان کا نام ذرہ بھر برائی سے لے یا ان پر طعن کرے یا نقص نکالے اور جس نے ایسا کیا از روئے شرع (حکومت شرعیہ کے لئے) واجب ہے کہ وہ ایسے شخص کی تادیب کرے اور سزا دے اسکو کسی صورت سے معاف نہ کرے بلکہ سزا دے اور توبہ کرائے اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کر لی جائے۔ اور اگر نہ کرے تو اس پر سزا کا اعادہ کیا جائے اور اس کو قید کر دیا جائے۔ یہاں تک کہ وہ مر جائے یا توبہ کرے۔

Scanned by CamScanner

ابوبکر محمد ابن الانباری النحوی کا قول ہے کہ انہامات کے ثبوت کے بعد یہ مطلب نہیں کہ صحابہ معصوم ہیں اور ان سے گناہوں کا سرزد ہونا محال ہے مطلب یہ ہے کہ ان کی روایتوں کو اسباب عدالت و ثقاہت کی چھان بین کئے بغیر قبول کر لینا چاہیئے بجز اس صورت کے جب وہ ایسے امر کا ارتکاب کریں جو روایات میں قادح ہو اور یہ ثابت نہیں ہے۔ ارشاد الفحول)

یہ کسی ٹپو بجئے کا قول نہیں ہے بلکہ اس کا ہے جس کے متعلق طبقات رجال میں یہ عبارت موجود ہے "قال ابو علی القالی کان ابوبکر بن الانباری یحفظ فیما ذکر ثلثمائۃ الف بیت شاھد فی القرآن الکریم"

حوارئین اصحاب محمد صلعم کے حقیقی محرم راز حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جو باجماع امت خلیفہ راشد تھے صحابہ کرام کے بارے میں قیامت تک کے لئے جو دستور دے گئے اور ادب بتا گئے ہیں۔ وہی اساس اور بنیاد ہے اہل سنت والجماعت کی اور بلا بحث و تنقید عدالت اور طہارت صحابہ کو قبول کر لینے کی۔

ارشاد ہوتا ہے "تلک دماء طھر اللہ منھا سیوفنا فلا نخضب بھا السنتنا"

مفہوم یہ ہے کہ مشاجرات صحابہ کے بارے میں بھی ہم کو اپنی زبانوں کو ان کے ذکر سے آلودہ نہ کرنا چاہیئے۔ جبکہ خدا نے ہماری تلواروں کو اس سے پاک رکھا۔ شیخ المحدثین حضرت امام ابو زرعہ رازی رح کا یہ فتویٰ ہے کہ ایسا شخص جو صحابہ کرام کی تنقیص کرتا ہے زندیق ہے یعنی بد دین۔ اصابہ میں یہ عبارت مفصل موجود ہے ہم ثبوت کے لئے چند جملے نقل کر رہے ہیں۔ قال ابو زرعۃ الرازی اذا رایت الرجل ینقص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق۔ الخ

صحابہ کرام کے خصوصی محرم راز اور اسرار شریعت کے واحد ترجمان حضرت شاہ ولی اللہ رح کا تاثر صحابہ کے بارے میں یہ تھا۔ ایں فریق کہ خلاصہ امت اند از نفس

قدسیہ پیغمبر صلعم بوجھے متاثر شوند کہ دیگراں رامیسر نمی آید۔ (ازالہ) آگے چلکر فرماتے ہیں۔ ایشاں بمنزلہ جوارح پیغامبر شدہ اند لاغیر۔ شاہ صاحب کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے اوصاف حسنہ اور کمالات درحقیقت حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے اوصاف وکمالات کا پرتو اور عکس تھے۔ جو نبی صلعم کے کمالات کی دلیل ہے نہ کہ صحابہ بذات خود حضور صلعم کی کامیابی کا سبب تھے۔ باپ کی سن چکے، بیٹے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بھی سن لیجئے۔ جملہ مطاعن صحابہ کا حقیقی جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

حضرت انبیاء کرام کو برا کہنا اور طعن کرنا اس وجہ سے کفر اور حرام ہے کہ ان حضرات کے کفر یا معصیت کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ ان کی تعلیم وتوقیر اور ثناء وصف پورے درجہ پر موجود ہے۔ لہذا جو جماعت ایمان والوں کی ایسی ہو کہ اسباب تعظیم کیساتھ گناہوں کی مغفرت وکفارہ سیات نص قرآنی میں قطعی طور پر ثابت ہو یقیناً ایسی جماعت بھی انبیاء علیہم السلام کے حکم میں ہوگی۔ آگے چلکر لکھتے ہیں کہ عام اُمت صحابہ کے علاوہ اس مرتبہ اور عظمت پر فائز نہیں ہے کہ وحی الہی اس کے بارے میں اسطرح موجود ہو.... پھر لکھتے ہیں کہ صحابہ کی جماعت انبیاء اور امت کے درمیان مثل برزخ کے ہیں لہذا مذہب حق یہ ہے کہ کوئی کتنا ہی بڑا متقی پارسا ہو صحابہ کے گرد پا کو نہیں پہونچ سکتا ہے" تحفہ صفحہ ۲۶۱ ملاحظہ ہو

ترجمان القرآن استاد امام حضرت مولانا حمیدالدین فراہیؒ جو حضرت شاہ صاحبؒ کے بالواسطہ شاگرد ہیں۔ صحابہ کرام کے بارے میں۔ سورۂ فتح کی آیت کے تحت اور سورۂ تحریم میں جو اہم نکات دارشادات فرماتے ہیں وہ اپنی جگہ پر اصلاحی اور مودودی جماعت کے لئے مشعل راہ ہونے چاہیئں تھے مگر افسوس لوگ بھول بیٹھے ان کو یاد آجانا چاہیئے۔ مزید معلومات کے لئے ہم حضرت فراہیؒ کے اس نوٹ کو

Scanned by CamScanner

جو رسالہ امام شافعی کے صفحہ ۶ و ۷ پر باب کیف کان البیان" کے تحت تحریر فرمایا ہے درج کرتے ہیں۔ (افادالامام) " قال الفراہی بین ھذا بسنتہ و سنتہ الخلفاء الراشدین الذین سماھم شھداء اللہ الناطقین بالصدق والصواب مجموعھم"

سوال یہ ہے کہ حضرت فراہیؒ جملہ خلفاء راشدین کے بارے میں جو یہ فرماتے ہیں کہ احکامات الٰہی کے بیان و تفصیل جس طرح رسول اللہ صلعم نے فرمائی ہے۔ اسی طرح حضرت خلفاء راشدین نے بھی کی ہے جن کا قرآنی اصطلاح میں شہداء اللہ نام ہے اور جنکی زبانوں سے حق اور صواب کے سوا کچھ اور نہیں نکلتا تھا" کیا یہ معیار حق نہیں تھے۔ آپ ہی کی تحقیق سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ جس طرح یہودی قوم اپنی درشتی وسختی سے نافرمانی اور غضب الٰہی کی مستحق ہوئی۔ اسی طرح نصاریٰ اپنی نرمی کی بناپر گمراہ ٹھہرے چونکہ صحابہ رسول اللہ صلعم امت وسط تھے اس لئے یہ متبرک جماعت لینت اور خشونت کے بین بین رکھی گئی اور یہ محض پیغمبر صلعم کی تربیت خاص کا ثمرہ تھا لہذا عام مسلمانوں کو ہرگز اس جماعت کے قریب میں نہ آنا چاہئے جو اسلامی کہلاتی ہے کیونکہ اس کے لٹریچر کے اندر زہر بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ اوپر کی عبارتوں سے ظاہر ہے۔ اگر صحابہ کرام جاہلی فکر کے پابند تھے تو معاذاللہ قرآن اور احادیث کس طرح اعتماد کے قابل رہجاتے ہیں ؟ ۔۔۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ جماعت مودودی کی نیتوں میں کھوٹ نہیں ہے تو بھی بقول علامہ ابن قیمؒ "وہ ذریعہ جو کسی جائز مقصد کے لئے اختیار کیا جائے مگر بلا ارادہ وہ انسان کو کسی مفسدہ میں مبتلا کردے تو باتفاق علماء سنت اسکو روک دیا جائے گا۔ (اعلام) کیا جماعت اسلامی کے لٹریچر کے دستور صفحہ ۷ سے صحابہ کے معیار حق اور حجیت دین ہونے کی سلب کلی نہیں ہوتی ؟ حالانکہ جملہ علماء اصول خواہ وہ محدث ہوں یا فقیہ حنفی ہوں یا مالکی یا شافعی ہوں یا حنبلی آثار صحابہ کو حجت دین مانتے ہیں اور تمام جمہور اور علماء امت کا اسی پر عملدرآمد ہے لفظ معیار حق ایک

Scanned by CamScanner

لغوی لفظ ہے کسی فن کا اصطلاحی لفظ نہیں ہے لغت عربی میں معیار لہر اُس شے پر بولا جاتا ہے جس سے کسی چیز کی مقدار پہچانی جائے ۔ اس لئے ہر وہ شخص جس کے فعل، قول عقیدہ، حال پر پورا اعتماد اس طرح ہو جائے کہ اس میں قطعاً غلطی اور نافرمانی کی گنجائش نہ ہو وہ معیار حق ہوگا اور اس کے ذریعہ سے حق پہچانا جائے گا ۔ خواہ اس پر وحی آتی ہو یا نہیں اس لئے کسی ایسے شخص کے معیار حق ہونے میں تامل کرنا جائز نہ ہوگا جس کے لئے قرآن مجید کی مذکورہ بالا شہادتیں موجود ہیں کیا پھر تصدیق خداوندی کے بعد بھی حضرات صحابہ کرام کو جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت باقی رہتی ہے؟ صحابہ کے معیار حق ہونے کے لئے ضروری ہے کہ یہ حضرات وقوع اور صدور معاصی سے محفوظ ہوں جو ہم کو یقینی طور پر یہ علم حاصل ہے اور یہی اصل اصول ہے معیار حق ہونیکا اس کے لئے عدم امکان عقلی ضروری نہیں فقط عدم امکان وقوعی خواہ بالذات ہو یا بالغیر کافی ہے خوب سمجھ لیا جائے ۔ مسلمانوں! ستم بالائے ستم یہ ہے کہ جماعت اسلامی مودودی کے لوگ اپنی جماعت کو تو سب پر تنقید کا حق دیتے ہیں اور جماعت کی ذہنی غلامی میں مبتلا ہونے کا لائسنس بخشتے ہیں ۔ لیکن اگر کوئی اس حربہ کو ان پر استعمال کرنے لگتا ہے تو یہ گوارا نہیں ہوتا اور یہ ساری جماعت ادبی گالیاں مثلاً تنگ خیالی، رجعت پسند خانقاہی، اور جماعت کے لٹریچر کے سمجھنے سے قاصر وغیرہ کے لاطائل پروپیگنڈا پر اُتر آتی ہے ۔ گویا مودودی لٹریچر تک تو معصوم ہو مگر حضرات صحابہ محفوظ بھی نہ ہوں اور صوفیا یعنی علماء حق تو ان کے زرخرید غلام جبکہ ہر طرح سب و شتم، اہانت و تحقیر کے مورد ہوں مودودی جماعت کے لٹریچر ہاتھی کے دانت اور مگرمچھ کے آنسو ہیں اور کتاب و سنت سے اس جماعت کی مراد یہ معلوم ہوتی ہے کہ صرف وہ تشریحات جو مودودی صاحب اپنے ذاتی مطالعہ سے سمجھے بیٹھے ہیں چنانچہ ماضی قریب میں چند مسائل کے بارے میں دیکھا جا چکا ہے مثلاً مقدار لحیہ اور دارالاسلام اور دارالحرب میں رشتہ مناکحت تارک

صلوۃ کو خارج از اسلام اور صحابہ کرام پر جرح وتنقید کی اجازت وغیرہ جیسی بحثیں اس پر کھلی شہادت ہیں۔ جماعت اسلامی مودودی اور پہلے کے بزرگوں کے طریق کار اور طریق فکر میں وہی نسبت ہے جو کفر اور اسلام، بدعت اور سنت کے اندر ہے۔ پہلی جماعتیں جنکو سلف صالحین کہا جاتا ہے ان کا یہ امتیازی وصف رہا ہے کہ وہ آخرت کے گناہ اور ثواب کے مسئلہ کو انسانیت کا سب سے اہم مسئلہ قرار دیکر اپنے متبعین میں اس کی فکر دنیا کی ساری فکروں پر غالب کر دیتے اور کثرت، عبادت حسن اخلاق، دعا سے استعانت، انابت الی اللہ، تواضع اور خاکساری کی وہ تمام پرانی قدریں ان کے اندر کوٹ کوٹ کر بھر دیتے تھے برعکس اس کے جماعت اسلامی اپنے لٹریچر کی طرف دعوت دیتی ہے، خطابت اور انشا کی مہارت اور پروپیگنڈہ کے لئے آج کل کی مادی تحریکوں سے سارا طریقہ لیا جاتا ہے اور دین میں نقل سے زیادہ عقل کو کام میں لایا جاتا ہے جو امت مرحومہ کی بدنصیبی نہیں تو اور کیا ہے ہاں جماعت مودودی کی خوش بختی ضرور ہے کہ اسکو میدان سترالقرون کا مل گیا ہے ـــ پہلے کی گمراہ پارٹیوں کے سارے کارنامے آج اس جماعت کے لٹریچر کے اندر ذرا بدلے ہوئے انداز میں موجود ہیں۔ جواب علماء حق کی بیداری کے بعد ان کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہے کہ کوئی ہماری اصولی غلطی بتائے اور کتاب وسنت سے ثابت کر دے ـــ" جماعت اسلامی اپنے لٹریچر کے آئینہ "کے صفحہ ۷ میں تصوف کا اقرار ہے اور بلا حوالہ ـ حالانکہ وہ عبارت رسالہ دینیات کی ہے جو حیدرآباد کے زمانۂ قیام کی تصنیف ہے جیسا کہ اوپر واضح ہو چکا ہے اور تصوف پر نارو احملے اس کے بہت بعد کے ہیں۔ ملاحظہ ہو شاہ ولی اللہ نمبر۔ اور اب تک اس کا سلسلہ قائم ہے چنانچہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے جولائی ۵۹ء کے ترجمان القرآن میں جدید انکشاف فرمایا ہے اور صوفیاء کرام پر جس انداز میں برسے ہیں کیا جماعت اسلامی اس سے متفق نہیں ہے؟ اللہ جزائے خیر دے مولانا

Scanned by CamScanner

اویس صاحب ندوی نگرامی کو کہ موصوف نے رسالہ تنویر صبح لکھنؤ میں ایسا دندان شکن جواب دیا ہے کہ اصلاحی برادری کا بھرم اور ان کی علمی ساکھ جاتی رہی جس کا مجھکو افسوس ہے کہ جب فنون کی اصطلاحات تک سے بے خبری ہے تو اللہ ہی حافظ ہے

ہمارا ایک مشورہ

جو جماعت کہ اقامت دین کی مدعی ہو اور رہا رہا کتاب و سنت کا نام لیتی ہو اس کے خلوص کا امتحان یہ ہے کہ قرآن عزیز میں سورۂ آل عمران میں اس آیت کریمہ کو ماقبل و مابعد سے ملا کر پڑھے

وماکان قولھم الا ان قالوا ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا الخ

ترجمہ یہ ہے کہ اور کچھ نہیں بولے مگر یہی کہا کہ اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام میں۔

اوپر سے سلسلہ غزوہ احد کا چلا آتا ہے کہ بہت سے اللہ والے انبیاء کرام کے ساتھ ہو کر لڑے اور شدائد و محن کے شکار ہوئے مگر ثابت قدم رہے تو اے مسلمانوں تم بھی ان سے بڑھکر ثابت قدمی دکھاؤ۔ اور خدا ہی کی طرف جھکو وغیرہ۔ ظاہر ہے جو لڑائی ان اللہ والوں نے نبیوں کے ساتھ ہو کر لڑی۔ کیا اس کے سولہ آنہ حق ہونے میں کوئی شبہ کیا جاسکتا ہے؟ مگر پھر بھی ان اقامت دین اور حکومت الہیہ کے قیام کے حقیقی اور مخلص بزرگوں نے کہا تو یہی کہا کہ خداوندا تو ہم سب کی تقصیرات اور زیادتیوں کو معاف کردے کیا جماعت اسلامی کے لٹریچر میں حضرات صحابہ کرام کی گرفت نہیں کی گئی ہے اور کیا یہ نادر مواخذے ایسے نہیں ہیں کہ جن کی تاویل کرنے کی ضرورت ان کو پیش نہ آئے؟ اور کیا یہ "اسرافنا فی امرنا" کے عموم بلکہ تصریح سے خارج ہے؟ اور کیا حضرات انبیاء کرام کے بارے میں جو زیادتی کی گئی ہے جماعت کا لٹریچر اس سے پاک ہے؟ اور کیا شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رح کا یہ فتوی نہیں ہے کہ: جو شخص ذرا بھی حضرات انبیاء اور حضرات صحابہ کی جناب میں کوئی ایسی بات زبان سے نکالے جس

Scanned by CamScanner

سے ان کی عظمت اور رفعت پر حرف آتا ہو تو وہ مستوجب سزا ہے۔" لہٰذا ہمارا مشورہ ہے کہ جماعت کے لٹریچر سے ایسی تمام باتوں کو خارج کرکے توبہ کا اعلان کر دیا جائے اور کسی پبلک ادارہ اور ایسی دینی درسگاہوں سے جو پہلے سے دین کی خدمت کرتی چلی آئی ہیں اپنے کاروبار کو وہاں سے اٹھا لیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی فیصلہ امام الهند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مدظلہٗ نے مالیر کوٹلہ میں جماعت اسلامی کے بارے میں فرمایا ہے۔ یہ تو ہوئی کتاب کی تعلیم سنت یعنی حدیث میں یہ وعید تمام امت کے لئے موجود ہے

لن یھلک الناس حتی یعذروا من انفسھم (ابوداؤد) جس کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ کبھی نجات سے محروم نہ ہوں اگر اپنی برائیوں کی تاویلیں کرکے اپنے نفس کو برائیوں پر مطمئن نہ کرتے رہیں۔ (معاذ اللہ)

کون مسلمان ہے جو پنجوقتہ نمازوں میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھتا ہوگا۔ مگر کیا کبھی اس حقیقت پر بھی غور کیا گیا کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم سے کن کے راستہ کی طلب مراد ہے اور وہ کون لوگ ہیں جن پر انعام و اکرام کی بارش ہوئی اور منعم علیہم قرار پائے اس کا جواب قرآن کریم خود دیتا ہے مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَالصّٰلِحِیْنَ کیا یہ تمام حضرات درجہ بدرجہ معیار حق نہیں ہیں صحابہ کرام کے سوا دوسرے حضرات صالحین بھی معیار حق ہیں ورنہ ان کے راستہ کی طلب پر قرآن حکیم کبھی بھی حکم نہ کرتا ہے"

سورہ فاتحہ اور سورۂ نساء کی آیات سے جس طرح انبیاء کرام کے سوا دوسرے منعم علیہم حضرات کے معیار حق ہونے کی صراحت پائی جاتی ہے اسی طرح سورہ یوسف کی یہ آیت کریمہ

قل ھٰذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی"

سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اعنی - انا ادعوا ومن اتبعنی یدعوا ونحن علی بصیرۃ۔

جس کا صاف مفہوم پیغمبر کی زبان سے یہ ہے کہ میں اور میرے ساتھی حجت و

برہان اور بصیرت و وجدان کی روشنی میں جس راستہ پر چل رہے ہیں یہی صراطِ مستقیم ہے اور یہی حضرات معیارِ حق اور دین کی کسوٹی ہیں۔

کیا یہ سوچنے کی بات نہیں ہے کہ جماعت اسلامی جس شدت اور غلو سے امیر جماعت کی تحریروں پر اعتماد کرتی ہے کیا ہندوستان کے جملہ علمار حق کے ارشادات پر دوسروں کو بھروسہ کرنیکا حق نہیں ہے ؟ جنمیں حکیم الامت حضرت تھانوی حضرت مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ، حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمہم اللہ اور خلفا رحضرت تھانوی رح میں سے حضرت مولانا شاہ عبدالغنی، حضرت مولانا وصی اللہ، حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئی، ——————— ، حضرت مولانا محمد طیب مہتمم دیوبند، حضرت مولانا عبدالصمد رحمانی نائب امیر شریعت بہار، حضرت مولانا محمد عمران خاں صاحب مہتمم ندوۃ العلمار لکھنؤ۔ حضرت مولانا عبدالحلیم صدیقی استاذ مدرسہ عالیہ کلکتہ، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی، امام اہل سنت حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی۔ حضرت مفتی صاحب فرنگی محل۔ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب، شیخ الحدیث سہارنپور مدظلہم وغیرہم جیسے اکابر اہلِ علم شامل ہیں۔ مانا کہ بعض نام نہاد مونڈین جماعت اسلامی کو آج جمعیتی علمار پر دین کے اس خالص مسئلہ میں اعتماد نہیں ہے نہ ہو۔ لیکن وہ رسالہ الاصلاح سنہ ۳۸ء کا شذرہ پڑھیں۔ کیا جن کے اسمار گرامی اوپر ذکر کیے گئے یہ سب معاذ اللہ علمار حق میں نہیں ہیں۔ اور کیا ان تمام بزرگوں کے خلاف رائے رکھنے والوں کی کوئی فہرست پیش کی جاسکتی ہے ؟ میں نے انتہائی صبر سے کام لیا ہے اور ان خطوط کو شائع کرنے سے روک رکھا ہے جس میں جماعتِ اسلامی کے امیر نے حکیم الامت حضرت تھانوی رح جیسے امام شریعت و طریقت کی جماعت اور خود حضرت کو ان الفاظ میں یاد کیا ہے۔ "غیر مقلد کا خطاب تو لی ہی چکا، اب ایک گروہ کے معبود (مجازی) کی آیات پر تنقید کرکے کچھ اور گالیاں کھا لوں گا۔"

(خط ابوالاعلیٰ صاحب مورخہ ۲۰ رجب ۱۳۵۷ھ پٹھان کوٹ) اس کے سوا کیا عرض کیا جائے ؎

حافظا علم و ادب ورز کہ در مجلسِ شاہ ۔۔ ہر کہ را نیست ادب لائقِ صحبت نہ بود

"والسلام علی من اتبع الھدیٰ"

Scanned by CamScanner

تعلیم الاسلام کا ہندی ترجمہ

اُردُو زبان اور فارسی رسم الخط کی حفاظت بلاشبہ وقت کا بہت نازک اور نہایت ضروری مسئلہ ہے، مگر بہی خواہانِ ملت اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتے کہ حفاظت اُردُو کی تمام سرگرم کوششوں کے باوجود خاص یو، پی میں جو اُردُو زبان کا مرکز ہے۔ ہزاروں پرائمری اسکولوں سے اُردُو ختم ہو چکی ہے۔ اب جبکہ ایک طرف تو یہ ہوگا کہ ان اسکولوں میں پڑھنے والے لاکھوں بچے پرائمری پاس کر لینے کے بعد بھی اس قابل نہ ہوں گے۔ کہ اُردُو کی کتاب پڑھ سکیں ۔۔۔ دُوسری طرف صورتِ حال یہ ہے کہ ہندی زبان ابتک اسلامیات سے قطعًا ناآشنا رکھی گئی ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ لاکھوں مسلمان بچے اسلامی تعلیمات سے کس طرح واقف ہوں گے۔ اس تمام صورتِ حال کا پُوری دل سوزی اور پورے غور و فکر سے جائزہ لیکر جمعیۃ علماء ہند نے طے کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات کا ضروری لٹریچر جلد از جلد ہندی میں منتقل کر دیا جائے تاکہ زبان اور رسم خط کی تبدیلی سے جیسے یہ فائدہ ہو کہ اسلام کی صحیح تعلیم اجنبی حلقوں تک آسانی سے پہونچ سکے۔ اور یہ بہت بڑی خرابی (کہ تقریبًا ایکہزار سال سے ساتھ ساتھ رہنے کے باوجود ہندو مسلمانوں سے اور مسلمان ہندوؤں سے ناواقف ہیں) دُور ہو۔ اسی طرح اُردُو سے ناواقف ہندی خواں لڑکوں اور لڑکیوں کو اسلامی تعلیمات و عقائد سے واقفیت کا موقع مل جائے۔

اس اہم ترین اور وقت کی سب سے بڑی تعلیمی، تبلیغی اور اصلاحی ضرورت کے لئے لاکھوں روپیہ درکار ہے اور جب تک اہلِ کرم فراخ حوصلگی سے دستِ اعانت نہ بڑھائیں یہ بنیادی ضرورت پُوری نہیں ہو سکتی۔ تاہم جمعیۃ علماء ہند نے بنام خدا تعلیم الاسلام مصنفہ حضرت علاّمہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب قدس سرہُ العزیز کے ہندی ترجمہ سے اس سلسلہ کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ رسالے تسلیم شدہ اور متفق علیہ رسائل ہیں۔ جو سالہا سال سے ہندوستان، برما۔ اور افریقہ وغیرہ کے دینی مدارس میں داخلِ نصاب ہیں۔

چنانچہ خدا کا شکر ہے کہ چاروں حصے ہندی رسم الخط میں چھپ کر تیار ہو گئے ہیں۔

پہلے حصے میں دعائیں اور سورتیں عربی رسم الخط میں بھی ہیں اُن کے نیچے ان کا ترجمہ بلاک کے ذریعہ

Scanned by CamScanner

طبع کرایا گیا ہے۔ اور عربی اُردو سے بجد ہندی رسم الخط میں بھی عربی کی دعائیں اور سورتیں مع قرآن کا ترجمہ ہے۔
قیمت حصہ اول ۴ر حصہ دوم ۴ر حصہ سوم ۶ر حصہ چہارم ۸ر

رسالہ طریقہ تعلیم جس میں معلمین اور اساتذۂ کرام کو سمجھایا گیا ہے کہ وہ بچوں کو کلمۂ طیبہ، ثناء، تعوذ پاکی اور صفائی، اخلاق، رہن سہن، اور آداب مجلس۔ کھانے پینے کے آداب و تہذیب کی تعلیم کس طرح دیں۔ ملنے کا پتہ:۔ الجمعیۃ بک ڈپو۔ قاسم جان اسٹریٹ دہلی۔

مُصنّف کی مشہور اور مقبول تالیف

مکتوبات شیخ الاسلام جلد اوّل و دوم

یہ مکتوبات بیشمار علمی، اخلاقی، روحانی، معاشرتی، اور سیاسی مسائل کا ذخیرہ ہیں۔
گزشتہ نصف صدی میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ العالی سے جو بیش بہا فیوض مراسلات کے ذریعہ حاصل کیے گئے۔ یہ مکتوبات ان کا سرچشمہ ہیں۔

پہلی جلد چند ماہ میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوئی۔ اہل ذوق نے اس کو حرز جان بنایا۔ اور دوسری جلد کا مطالبہ شروع کر دیا۔ خدا کا شکر ہے۔ یہ دوسری جلد بھی اب زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ اور مشتاقانِ مطالعہ کا اشتیاق پورا کر رہی ہے اور علمی اور روحانی فیوض و برکات کے تشنہ لبوں کو سیراب کر رہی ہے۔ قیمت غیر مجلد ۸ر

ملنے کا پتہ

منیجر صاحب الجمعیۃ بک ڈپو۔ قاسم جان اسٹریٹ دہلی

دوسرا پتہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی۔ سیدھاری۔ اعظم گڈھ